



الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و عليكم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

بشرط صحیحت سوال ایسا عقیدہ رکھنے والا بلاشبہ بوجہ دائرہ اسلام سے خارج اور ان کا یہ الحاد بخیر کتاب جلاہینے چاہیے۔

(الف) اس لیے کہ پانچ نمازیں اللہ عزوجل کی مقرر کردہ فرض ہیں جیسا کہ صحیح البخاری باب کیف فرجت الصلوة فی الاسراء

(1) میں حضرت یونس کی مشہور حدیث میں ہے۔

فقال ہی خمس وہی خمسون لا یبدل القول لدی (ج 1 ص 51)

”اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پڑھنے میں تو یہ پانچ ہیں مگر ثواب پچاس نمازوں کا ملے گا اور میرا فیصلہ کسی تغیر و تبدل کو قبول نہیں کرتا۔“

(2) حضرت انس کی دوسری حدیث کے الفاظ یوں ہیں :

فقال آنشدک باللہ امرک ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلۃ قال اللہم نعم. (صحیح البخاری ج 1 ص 15)

کہ حضرت ضمام بن ثعلب نے سوالات کا سلسلہ شروع رکھتے ہوئے کہا میں آپ کو اللہ عزوجل کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ تو آپ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں واقعی حکم دیا ہے۔“

اس مضمون کی اور بھی متعدد احادیث اہل السنس نے روایت فرمائی ہیں۔ ان احادیث صحیحہ صریحہ مرفوعہ متصلہ غیر محملہ ولاشاذ سے کثیر و ثابت ہوا کہ پانچ نمازیں خود اللہ عزوجل کی فرض اور مقرر کردہ ہیں۔ لہذا ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں اب بھی کسی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی فیصلہ کا انکار کرنا ہے اور انکار بلاشبہ کفر ہے۔ **فانہم ولا تکتن من القاصرین الجاحدین**

ثانی: اس لیے ان کا یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کا نظام اب فرسودہ ہو چکا ہے نئے نظام حیات کو اپنانا ہوگا۔ محض غلط و ناطل ہے اور سر اسر کفر و الحاد اور زندقہ ہے۔ کیونکہ اسلام کا نظام حیات وہ ابدی نظام حیات ہے جو کبھی فرسودہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَنَا اخْتَلَفَ الدِّينَ أَوْ تَوَلَّوْا الْكَيْبَ إِلَّا مَنْ بَعِدَ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيَا يَتَمُّوْنَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۱۹ ... سورة آل عمران

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآلِ الْأَخْرَجَةِ مِنَ النَّارِ ۸۵ ... سورة آل عمران

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

أَفْعِيرِ دِينَ اللَّهِ يَنْفَعُونَ وَلَا أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِنِّي مُرْجِعُونَ ۝۸۳ ... سورة آل عمران

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے، سب اسی کی طرف لوٹانے جائیں گے۔

يُرِيدُونَ أَن يُنْفِذُوا بِآيَاتِنَا الطَّغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهَا ... ۝۶۰ ... سورة النساء

لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝۴۴ ... سورة المائدة

جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور بختے) کافر ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝۴۵ ... سورة المائدة

اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝۴۷ ... سورة المائدة

اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں۔

پہلی تین آیات سے جہاں یہ حقیقت واضح ہے کہ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام حیات اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں وہاں چوتھی آیت میں طغوت یعنی غیر اسلامی نظام حیات کیساتھ کفر کرنے اور اس کو مسترد کر دینے کو ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے اور پھر آیت نمبر 7، 6، 5 میں ایسے لوگوں کو جو اسلام کے نظام حیات کو فرسودہ قرار دے کر غیر اسلامی نظام زندگی اختیار کرنے والوں کو دو ٹوک اور غیر مبہم الفاظ میں کپے کافر، ظالم، بدکار اور فاسق کہا گیا ہے۔

ثالث: اس لیے کہ یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ کو موسیقی پسند تھی۔ یہ نبی ﷺ پر بہتان اور فتر ہے کیونکہ آپ ﷺ مبعوث ہی اسی لیے ہوئے تھے کہ آلات موسیقی گانا بجانا اور لہوا الحدیث کی تمام متعلقات کو مٹایا جائے جیسا کہ سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

يعشت لحق المزامير والمعازف. (مشکوٰۃ)

میں باجا گا جا اور کھیل کود مٹانے کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔

اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَوَا حِدِيثَ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّبِينٌ ۝۱ ... سورة لقمان

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے



حضرت حسن لہو الحدیث کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

کل ما شُکک عن عبادۃ اللہ و ذکرہ من السمر والاضاحیک والخرافات والنواوئح. (روح المعانی)

یعنی لہو الحدیث ہر وہ چیز ہے جو اللہ عزوجل کی عبادت سے اور اسکی یاد سے ہٹانے والی ہو جیسا کہ فضول قصہ گوئی ہنسی ٹھٹھول کی باتیں واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں :

لما ذکر تعالیٰ حال السعداء، وبم الذین یتندون بکتاب اللہ و ینتفعون بسماہ، كما قال تعالیٰ: { اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً متشابہاً مثانی تفتشہ منہ جلود الذین یحشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ } الایۃ، عطف بذکر حال الاشقیاء الذین أعرضوا عن الانتفاع بسماح کلام اللہ و اقبلوا علی استماع المزامیر والغناء بالاحکان وآلات الطرب، كما قال ابن مسعود فی قوله تعالیٰ: { ومن الناس من یشتري لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ } قال: ہو اللہ الغناء (تفسیر ابن کثیر ج 3 ص 457)

یعنی سعداء اور مظلمین کے مقابلہ میں ان اشقیاء کا حال بیان کیا گیا ہے جو اپنی جہالت اسلام دشمنی اور ناعاقبت اندیشی سے قرآن مجید چھوڑ کر ناچ رنگ کھیل تماشے یا دوسری واہیات و خرافات میں مستغرق ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی ان غیر شرعی مشاغل اور تفریحات میں لگا کر اللہ کے دین سے اور اس کے ذکر سے برگشتہ کر دیں اور دین کی باتوں کا خوب مذاق اڑائیں جیسے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ لہو الحدیث سے مراد موسیقی اور آلات طرب اور گانا بجانا مراد ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس، جابر، عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد سکول عمرو بن شعیب علی بن بزیہ حسن بصعی جیسے اساطین علم و فضل کا بھی یہی قول ہے

اس میں قصے کہانیاں افسانے ڈرامے، ناول، جنسی اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین لہجہ جادات ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو فلمیں وغیرہ بھی۔ عہد رسالت میں بعض لوگوں نے گانے بجانے والی رنڈیاں بھی اس مقصد کیلئے خریدی تھیں تاکہ وہ لوگوں کا دل گانے سن کر بہلاتی رہیں تاکہ قرآن و اسلام سے دور رہیں اس اعتبار سے اس میں گلوکارائیں بھی آجاتی ہیں جو آجکل فنکار، فلمی ستارے اور ثقافتی سفیر اور پتہ نہیں کیسے کیسے مہذب، خوشنما اور دلفریب ناموں سے پکاری جاتی ہیں ان کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرنے والے ارباب اختیار، ادارے اخبارات کے مالکان اہل قلم اور فیچر نگار بھی اسی عذاب مبین کے مستحق ہوں گے۔ (احسن البیان ص 538 و 539)

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی ہرگز پسند نہیں تھی۔ لہذا ان نالائق مصنفین کا یہ لکھنا کہ رسول اللہ ﷺ کو موسیقی پسند تھی یہ آپ کی ذات اقدس پر نرا بہتان اور سراسر افتراء ہے اور رسول اللہ ﷺ پر بہتان اور افتراء کرنے والا کافر اور جہنمی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے بد بختوں کا انجام بد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(1) :- حضرت علی کہتے ہیں :

قال النبی ﷺ لا تکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیس علی النار. (صحیح البخاری ج 1 ص 21)

(2) :- حضرت زبیر بن عوام سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا :

من کذب علی فلیتوبوا مقعدہ من النار. (حوالہ ایضاً)

(3) :- حضرت انس فرماتے ہیں :

ان النبی ﷺ قال من تعد علی کذبا فلیتوبوا مقعدہ من النار. (حوالہ ایضاً)



رہا کہ جسے دیکھ کر بڑے بڑے متعصب، مغزور مسلم اہل قلم سکالروں کے سر نیچے ہو گئے۔ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والوں پر تمام حجت کیلئے غیر سکالروں کے چند اقتباسات حسب ذیل ہیں :

(1) :- لارڈ میور جیسا متعصب انگریز کہتا ہے : جہاں تک ہماری معلومات ہیں دنیا بھر میں ایک بھی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کی طرح بارہ (اب جو وہ) صدیوں تک ہر قسم کی تحریف (لفظی اور معنوی) سے پاک رہی ہو۔

(2) :- ڈاکٹر گلبن : اپنی تاریخ میں لکھتا ہے : قرآن کی نسبت بحر اطلانتک سے لے کر دریائے گنگا تک نے مان لیا ہے کہ وہ شریعت ہے۔ اور ایسے دانش مندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب ہوئی ہے کہ سارے جہان میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

(3) :- مسٹر مارا ڈلوک پمختال نے اسلام اور ماڈرن ازم پر لندن میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا ہے :

وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور پیغمبر اسلام (ﷺ) نے سکھائے وہی اخلاقی قوانین کا کام دے سکتے ہیں۔ اس کتاب کی سی کوئی اور کتاب صفحہ عالم پر موجود نہیں۔ گذشتہ چند سالوں میں مسلمانوں نے کسی شیخ الاسلام یا مجتہد کے فتوے کی اندھی تقلید میں قرآن کے اصلی مدعا کو حجت کر دیا ہے حالانکہ اس قسم کے تمامی امور کو قرآن نے بہت مذموم قرار دیا ہے۔

نوٹ۔ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والے اور مقلدین حضرات غور فرمائیں۔ دیکھیں کہ کتنی بے تحجے خلق خدا غائبانہ کیا؟

(4) :- موسیو سید لوفرائسی خلاصہ تاریخ عرب میں لکھتے ہیں کہ : اسلام بے شمار خوبیوں کا مجموعہ ہے اسلام کو جو وحشیانہ مذہب کہتے ہیں ان کو تاریک ضمیر بتلاتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ہم بزور دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن میں تمام آداب و اصول حکمت و فلسفہ موجود ہیں (فتاویٰ ثنائیہ ج 1) **صدق اللہ تعالیٰ انزلہ بالحق و نزل**

یا للعجب : یہ بات کتنی حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے کہ مسٹر میور جیسے متعصب مستشرقین اور اسلام کے ازلی مخالفین تو اسلام کے پیش کردہ اخلاقی، تمدنی، عدالتی، اور سیاسی نظام کو سراہتے اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تھکتے نہیں۔ قرآن کو ہر قسم کی تحریف لفظی اور معنوی سے پاک قرار دیتے ہیں اور شریعت اسلامی کو دانشمندانہ اصول اور عظیم الشان قانونی انداز پر مرتب تسلیم کرتے ہیں مگر ہمارے نام نہاد مسلم دانشور اور مغرب گزیدہ مصنفین اسلامی نظام کو فرسودہ اور قرآنی تعلیمات کو غیر اصلی کہتے ہوئے شرم نہیں کرتے۔ **یا للعجب**، **یا للعقول الطائشہ**

انتباہ : یہ بھی یاد رہے کہ توحید رسالت نماز اور روزہ کا ہمارا نہ صرف کافر اور مرتد ہے بلکہ مباح الدم بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے :

عن ابن عباس قال حمد بن زید ولا اعلم الا قدره الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : عربی الاسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیہن اساس الاسلام من ترک واحده منهن فہو با کافر للالہ الدم شہادۃ ان لالہ الا اللہ والصلاۃ المکتوبہ وصوم رمضان (رواہ ابو یعلیٰ باسناد حسن الترغیب والترہیب ج 2 ص 110)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اسلام کی مرکزی جڑ اور دین کی بنیادیں تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو چھوڑنے والا للالہ الدم کافر ہو گیا۔ ایک اللہ کی واحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دوسری فرض نماز اور تیسری رمضان کے روزے۔

لہذا مذکورہ عقائد کا حامل نہ صرف کافر و مرتد ہی بلکہ توبہ نہ کرنے کی وجہ سے مباح الدم بھی ہے، مگر یہ کام حکومت کی صوابدید پر موقوف ہے یعنی سزا کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے وہ جانے اور اس کا کام۔



ہم کو شاہوں سے عدالت کی توقع تو نہیں

آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلاہیتے ہیں

سایح: اسی طرح دنیا کو آزمائش گاہ تسلیم کرنا بھی کفر کو مستلزم ہے۔ کیونکہ قرآن میں دنیا کو آزمائش گاہ کہا گیا ہے اور قرآن کا انکار کفر ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلْتَبْلُوْا نَفْسَكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝۱۵۵ ... سورة البقرة

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔

وَتَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ... سورة الانبياء ۳۵

ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں۔

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَنْتُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۲ ... سورة الملك

جس نے موت اور حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔

فَاَنَّا الْاِنْسَانَ اِذَا اٰنَابَا بِنٰسِيَةِ فَهَذَرَ عَلَيْهِ رِزْقًا فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اٰبٰثِن ۱۶ ... سورة الفجر

انسان (کا یہ حال ہے کہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا، اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔

ان چاروں آیات میں دنیا کی آزمائش گاہ ہونے کا ایسا کھلا ثبوت ہے کہ عیاں راہچہ بیاں کا مصداق ہے۔ لہذا اس کا انکار کفر ہے۔

ثامن :- ایسے شخص کو دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی آٹھویں و گھنڈی کے گوشت کی تعریف کرنا اور اس کو عمدہ ترین کہنا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کو نجس اور خاص کر اس کے گوشت کو قرآن میں چار مقامات پر بڑے کھلے اور دو ٹوک الفاظ میں حرام کہا:

(1) اِنَّمَا حَرَّمَ عَلٰیكُمْ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَنَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اٰتٰى بِهٖ لَغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۷۳ ... سورة البقرة

تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

(2) حُرِّمَتْ عَلٰیكُمْ الْمَيْتَةُ وَالدَّمَ وَنَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَا اٰتٰى لَغَيْرِ اللّٰهِ ۳ ... سورة المائدة

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔

(3) قُلْ لَا اَجِدُنِيْ مِا اَوْحٰى اِلَيَّ مُحَرِّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَسْفُوْحًا اَوْ نَحْمَ خِنْزِيْرِ فَاِنَّهٗ رَجِسٌ اَوْ فِسْقًا اٰتٰى لَغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

۱۴۵ ... سورة الأنعام

آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہو یا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور و رحیم ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَنَحْمَ الْخَنزِيرِ وَأُولَئِكَ لَعَنَ اللَّهُ بَشَرَهُمْ إِذْ كَفَرُوا وَلَعَدَا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۱۱۵ ... سورة النحل

تم پر صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان چاروں نصوص صریحہ میں خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے اور بالخصوص آیت نمبر 3 میں نہ صرف اس گوشت کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کو پرلے درجہ پلید اور گندہ جانور بھی کہا گیا ہے۔ لہذا ایسے گندے اور حرام جانور کے گوشت کی تعریف و تحسین بلاشبہ کفر بلوہ ہے۔

انتباہ :- خنزیر کو صرف قرآن کریم ہی نے حرام قرار نہیں دیا بائبل اور ہندوں کی مشہور کتاب منوسمتری میں بھی اس کی حرمت بیان ہو چکی ہے۔

شیخ الاسلام ثنا اللہ امر تسری ایک سوال کے جواب میں تم خنزیر کی حرمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے تصریح فرماتے ہیں :

خنزیر کا گوشت اخلاق میں مضمحل ہے اس کی صراحت بائبل اور منوسمتری میں بھی ہے

علامہ یوسف قرضاوی، قطر، عرب کے ممتاز مصنف اور محقق اور عالم اسلام کی مشہور شخصیت ہیں۔ سور کے گوشت پر تبصرہ کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

تیسری (حرام) چیز سور کا گوشت ہے جو طبع سلیم کے نزدیک نجس ہے اور اس سے اسے نفرت ہے کیونکہ سور کی مرغوب غذا نجاست اور کوڑا کرکٹ ہے۔ طب جدید کی رو سے اس کا کھانا ہر خط میں اور خاص کر گرم ممالک میں سخت مضر ہے اور سائنسی تجربات نے ثابت کیا کہ سور کا گوشت کھانے سے خاص قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو بڑے منسلک ہوتے ہیں اور معلوم نہیں مزید کیا کیا اسرار منکشف ہوں گے۔ محققین یہ بھی کہتے ہیں کہ سور کا گوشت ہمیشہ کھاتے بہنے سے غیرت کم ہو جاتی ہے۔ (الحلال والحرام فی الاسلام ص 60)

اس سلسلہ میں اور بھی حوالہ جات پیش کیے جاسکتے ہیں جن میں غیر مسلم اور مخالفین اسلام نے قرآن کی تعلیمات کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور قرآن کا انکار سراسر کفر بواح ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یسوں مقامات پر قرآن اور اس کی تعلیمات کو غیر اصلی کہنے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا :

وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَعْيَادِهِ فَاعَدَّ لَهُ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ كُفْرًا كَثِيرًا وَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۱۳۶ ... سورة النساء

جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِآيَاتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَعْتَدْنَا لَكُمْ جَهَنَّمَ وَأَعْتَدْنَا لَكُمْ جَهَنَّمَ وَأَعْتَدْنَا لَكُمْ جَهَنَّمَ ۴ ... سورة الفرقان



اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا کھڑا کھڑا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے، دراصل یہ کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں۔

وَإِذْ نَتَلَىٰ عَلِيمٌ ۖ أَيُّهَا الَّذِينَ تَعْرِفُونَ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرُ ۚ ۷۲ ... سورة الحج

ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہوا کہ قرآن کی تعلیمات کو غیر اصلی کسے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ مسئلہ اتفاقی اور اجتماعی ہے۔

شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری ایک سوال کے جواب میں یہ تصریح فرماتے ہیں: قرآن کا منکر دو طرح سے ہوتا ہے ایک اس کو منزل من اللہ نہ جلنے والا اور دوسرے لپنے حق میں واجب العمل نہ جلنے والا یہ دونوں کافر ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج 1 ص 160)

خاص: اس وجہ سے بھی ایسا آدمی خارج از اسلام ہے کہ اس نے احادیث نبویہ ﷺ کی عمومی حیثیت کا انکار کر کے دراصل حجیت حدیث کا انکار کیا ہے جبکہ حدیث کا حجت شرعی ہونا متعدد آیات یمنات سے ثابت ہوا ہے۔ چند ایک آیات اتمام حجت کے طور پر پیش خدمت ہیں

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنَ لِلْكَافِرِينَ نَحِيصًا ۚ ۱۰۵ ... سورة النساء

یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے اور نیانیت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۔

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۚ ۴۴ ... سورة النحل

دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۚ ۳ ... سورة النجم

اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو ہماری جاتی ہے۔

ان تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات و ارشادات (احادیث نبویہ ﷺ) بھی وحی پر مبنی ہیں اور قرآن کی تفسیر و توضیح ہیں۔ لہذا حجیت حدیث کا انکار دراصل وحی الہی کا انکار ہے اور وحی الہی کا انکار کفر و الحاد اور زندہ ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ احادیث رسول ﷺ کی عمومی حیثیت سے انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سادس: ان نالائق اور بد قسمت لوگوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی وجہ روزہ کی فرضیت کا بھی انکار ہے جو کہ دراصل قرآن کا انکار ہے کیونکہ روزہ بنص قرآن فرض ہے جیسا کہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ ۱۸۳ ... سورة البقرة

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اور یہ طے شدہ بات ہے جس میں کسی بھی مسلمان کو شک ہے اور نہ اختلاف کہ جس طرح پورے قرآن کا انکار کفر ہے اسی طرح اس کی ایک آیت بلکہ ایک جملہ اور ایک حرف اور اور کسی ایک حکم کا انکار بھی کفر ہے۔

تاسع:- ان لوگوں کے کفر کی نویس وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ کے بنائے ہوئے ازدواجی قوانین کے خلاف نکاح کیلئے تین سال کے معاہدہ کی بات کر رہے ہیں جو کہ اللہ کے بنائے ہوئے



قانون میں مداخلت لے جا ہے :

أَمْ لَمْ تُشْرِكُوا مَشْرَعًا لَمْ يَأْذَنَ بِهِ اللَّهُ وَآلَا كَلِمَةٍ الْفَصْلِ لِقَضَىٰ يَمْسُمُ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚۛۛ سورة الشورى

کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔ اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ یقیناً (ان) خالموں کے لیے ہی دردناک عذاب ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تحلیل و تحریم کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین میں مداخلت کا کوئی حق نہیں اور اللہ کے احکام کے خلاف فیصلہ دینا کفر ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ نالائق مصنف دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ ہاں توبہ خالص کے ذریعہ دوبارہ اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں ورنہ مرتد ہی رہیں گے۔ توفیق جینے والا اللہ عزوجل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 171

محدث فتویٰ